شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

ساٹھ زہریلے شرابی مر گئے

نادار ' نمبردار کی باتیں کریں
پھول ، پتّے ، خار کی باتیں کریں

گپ ،تعلّی ، ذات کی باتوں کے بعد
کچھ تو کام اور کار کی باتیں کریں

کفن و دفن ، میّت و مسجد کے پاس
ہم تو کاروبار کی باتیں کریں

ہیر رانجھا ، سَسی پنّوں ، میر سب
قصرِ اقتدار کی باتیں کریں

''سائنسداں' دینی مدارس میں بھی ہوں''
ڈاکٹر مے خوار کی باتیں کریں

ڈاکو، ناکے مل کے سب چوروں کے ساتھ
کیفرِ کردار کی باتیں کریں

چھوڑیں دہلی ' یادِ ماضی ' آگرہ
اب تو شالامار کی باتیں کریں

چائنا ٹی ہاؤس میں چند من چلے
کلکِ گوہر بار کی باتیں کریں

بزمِ یاراں ، ابرِ باراں ، نیم شب
پیچ زلفِ یار کی باتیں کریں

کھینچ لی تہذیبِ نو نے روح جب
کیوں نہ پتھر ، غار کی باتیں کریں

رات کے تاریک سنّاٹے کے بعد
صبح کے آثار کی باتیں کریں

''ساٹھ زہریلے شرابی مر گئے''
سرخیِ اخبار کی باتیں کریں

ہے تعجب حاکم و والی یہاں
مفلس و نادار کی باتیں کریں